**AL-TABYEEN,** *[ISSN (P)* **2664-1178**, *(E)* **2664-1186** | *Jan-Jun-2021, Vol: 5, Issue: 1*

# نباتات قرآن وحدیث اور جدید سائنس کی روشنی میں، تحقیقی جائزہ

محمد انور قاسمی*

ڈاکٹر فرحت نسیم علوی **

## ABSTRACT

The present study work is about importance of plants in the light of Quran, A hadith and modern science Plants are an important means of survival. Without them, life is not only difficult but impossible. The very first tree was mention by Allah when the Hazrat Aadam Eli Hisslam was in the heaven a number of plant was mention by Quran o Hadith and other botanical books. Plants are main source of nutrition for human being, animals and curative plants are beauty of our planet. Their medicinal values are mention by Quran and prophat Hazrat Muhammad ﷺ proved by modern science. Many books and research paper have been written on plants with the passage of time the direction of research has also changed, as in the case of epidemics, likewise Corona has opened a new avenue of research that has resorted to herbal remedies, among other therapies. Such current research work is part of a series that sheds light on various aspects of plants.

**Keyword:** قرآن مجید، شجر کاری، عالمی وحدت، احادیث، جدید سائنس

انسان اور نباتات کا تعلق آپس میں چولی دامن کا ہے ابتداء میں نباتات ہی علاج معالجہ کا واحد ذریعہ تھے۔انسان اور نباتات کا تعلق اتنا ہی قدیم ہے جتنا کہ انسان خود،انسان نے جب کرہ ارض پر پہلا قدم رکھا تو اس

---

* پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اسلامی و عربی علوم، یونیورسٹی آف سرگودھا

** اسسٹنٹ پروفیسر ،شعبہ اسلامی و عربی علوم، یونیورسٹی آف سرگودھا

کا استقبال نباتات نے کیا۔ یہی نباتات جو کہ پھولوں، پھلوں اور درختوں کی صورت میں تھے انسان کی خوراک کا ذریعہ بنے اور انسانی صحت کا سہارا بنے نباتات انسان کا قدیم ترین طریقہ علاج بھی ہے۔

نباتات حیاتیات کی بقا کے لیے لازمی ہیں ان کے بغیر حیاتیات کی بقا ناممکن ہے۔ نباتات کا ذکر تو انسان کی تخلیق کے ساتھ ہی شروع ہو گیا تھا جب حضرت آدم علیہ السلام جنت میں تھے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ کہ اس درخت کے قریب نہ جانا اس کے علاوہ کتب حدیث میں بھی آنحضرت ﷺ کی زبان اقدس سے نکلنے والے نباتات کے ناموں کا تذکرہ موجود ہے۔

نباتات کو دوائی کے حوالہ سے طب یونانی میں سب سے پہلے اسقلی بیوس نے اس پر کام کیا۔ امون، افلاطون، ارسطو، بقراط، جالینوس، بو علی سینا، جابر بن حیان، الرازی، الھیثم، یقینا ان لوگوں کی بڑی خدمات ہیں، حضور اقدس ﷺ کے زمانے میں بھی حارث بن کلدہ بڑا طبیب گزرا ہے ایسے ہی امام ابن قیم اور امام ذھبی جیسی شخصیات نے بھی نباتات پر قلم اٹھایا اور ابو نعیم جیسے لوگوں نے بھی گراں قدر خدمات انجام دیں۔

## نباتات کے معانی و مفہوم

نباتات کے معانی و مفہوم بیان کرنے سے قبل دیگر ناموں کا تذکرہ کیا جاتا ہے، جو کہ نباتات کو مختلف زبانوں میں دئے جاتے ہیں۔

## دیگر نام

| انگریزی | Plant, Vegetation | فرانسیسی | Plante |
|---|---|---|---|
| جرمن | Pflanze | ھسپانوی، لاطینی | Planta |
| اطالوی | Planta | روسی | Rastenye |
| سنسکرت | اوبھد | اردو | پودا۔ بوٹا |
| اردو | روئیدگی | ہندی | پودہ، پادپ |
| تامل | سیڈی، چیڈی | عربی، فارسی | نبات |
| عربی | نبات، غرس | تیلگو | چیٹو |

لفظ "نباتات" قرآن پاک اور حدیث میں متعدد بار آیا ہے جس کے اوزان مختلف ہیں، اس کی اصل "نبت" ہے اور اس سے نباتات بنا ہے۔ اس سے مراد ہے وہ جڑی بوٹیاں جو زمین سے اگتی ہیں۔

## قرآنی آیات بسلسلہ نباتات

قرآن پاک نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کا حال بیان کیا ہے کہ جب انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مطالبہ کیا کہ اپنے پروردگار سے دعا کریں کہ ہمارے لیے نباتات (زمین سے اگنے والی ترکاریاں) پیدا کرے:

﴿وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰي طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّاۗىِٕهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا﴾[1]

"اور (وہ وقت بھی) جب تمہاری قوم کہہ رہی تھی کہ اے موسیٰ ہم ایک کھانے پر اکتفا نہیں کر سکتے اپنے پروردگار سے دعا کریں کہ وہ ہمارے لیے کچھ وہ چیزیں پیدا کرے جو زمین اگایا کرتی ہے یعنی زمین کی سبزیاں، ککڑیاں، گندم، دالیں اور پیاز۔"

ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے انفاق فی سبیل اللہ کی مثال نباتات کے ساتھ دی ہے۔ انفاق فی سبیل اللہ سے مال ایسے بڑھتا ہے جیسے نباتات بڑھتے ہیں۔

﴿مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ﴾[2]

"مثال ان لوگوں کی جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال کو اللہ کی راہ میں ایسی ہے کہ جیسے ایک دانہ اس سے اگیں سات بالیاں اور ہر بالی میں سو سو دانے اور اللہ بڑھاتا ہے جس کے لیے چاہے اور اللہ نہایت بخشش کرنے والا ہے سب کچھ جانتا ہے"

﴿فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَأَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّى لَكِ هَذَا قَالَتْ هُوَ

[1] ۔ البقرۃ،69:2

[2] ۔البقرۃ ، 261:2

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾[1]

"پس (مریم (علیہ السلام) کو ان کے رب نے بوجہ احسن قبول فرمالیا اور عمدہ طور پر ان کو نشو نما دیا اور (حضرت) زکریا کو ان کا سرپرست بنایا، جب کبھی زکریا (علیہ السلام) ان کے پاس عبادت خانہ میں تشریف لاتے تو ان کے پاس کچھ کھانے پینے کی چیزیں پاتے یوں فرماتے کہ اے مریم یہ چیزیں تمہارے واسطے کہاں سے آئیں وہ کہتیں کہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے آئیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں بے حساب رزق عطا فرماتے ہیں"

مورس بکائے نے نباتات سے متعلقہ آیات کا تجزیہ کیا ہے جن میں نباتات کی افزائش نسل پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ بکائے کا قول ہے کہ یہ آیات موجودہ سائنسی حقائق سے پورے طور پر مطابقت رکھتی ہیں حقیقت یہ ہے کہ ایک جانب یہ آیات انسان کو دعوت فکر دیتی ہیں تو دوسری جانب سائنسی حقائق کو آشکار کرتی ہیں تاکہ قدرت الٰہی اور رموز کائنات آسانی سے سمجھ میں آسکیں۔

﴿إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ أَنزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالأَنْعَامُ حَتَّى إِذَآ أَخَذَتِ الأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَآ أَنَّهُمْ قَادِرُونَ "عَلَيْهَآ أَتَاهَآ أَمْرُنَا لَيْلاً أَوْ نَهَاراً فَجَعَلْنَاهَا حَصِيداً كَأَن لَّمْ تَغْنَ بِالأَمْسِ كَذلك نُفَصِّلُ الآيَاتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ﴾ [2]

"دنیوی زندگی کی مثال تو کچھ ایسی ہے جیسے ہم نے آسمان سے پانی برسایا جس کی وجہ سے زمین سے اگنے والی وہ چیزیں خوب گھنی ہوگئیں جو انسان اور مویشی کھاتے ہیں یہاں تک کہ جب زمین نے اپنا یہ زیور پہن لیا، اور سنگھار کر کے خوشنما ہوگئی اور اس کے مالک سمجھنے لگے کہ بس اب یہ پوری طرح ان کے قابو میں ہے، تو کسی رات یا دن کے وقت ہمارا حکم آگیا (کہ اس پر کوئی آفت آجائے) اور ہم نے اس کو کٹی ہوئی کھیتی کو سپاٹ زمین میں اس طرح تبدیل کر دیا جیسے کل وہ تھی ہی نہیں۔ اسی طرح ہم نشانیوں کو ان لوگوں کے لیے کھول کھول کر بیان کرتے ہیں جو غور و فکر سے کام لیتے

[1] ۔ آل عمران، 37:3
[2] ۔ یونس 24:10

ہیں۔"

﴿اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِۙ﴾[1]

"کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کیسی مثال بیان فرمائی وہ مثال کلمہ طیبہ کی ہے جو شجرہ طیبہ کی طرح سے ہے اس کی جڑ مضبوط ہے اور اس کی شاخیں بلندی میں ہیں۔

﴿وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ﴾[2]

اللہ رب العزت دعوت فکر دیتے ہوئے کہ زمین میں غور فکر کر کے دیکھ لو کہ یہ ویران اور خشک ہوتی ہے اور ہم آسمانوں سے بارش کا نزول کرتے ہیں اور اس میں ہمہ قسم کے نباتات کو اگاتے ہیں اور اس زمین کو ترو تازہ کر دیتے ہیں اور ان نباتات سے اس کے حسن میں اضافہ کرتے ہیں۔

اور تم اپنے پیش یا افتادہ اس زمین ہی میں غور کر لو کہ ایک وقت تم اس کو بالکل ویران اور خشک پڑی ہوئی دیکھتے ہو پھر جب ہم اس پر مینہ برسا دیتے ہیں تو یکایک اس میں زندگی کی حرکت پیدا ہوتی ہے اور یہ ایک خاص انداز سے ابھرتی ہے اور یہ اگانا شروع کر دیتی ہے ہر قسم کی خوش منظر نباتات۔

﴿الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ۪ وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾[3]

"جس نے تمہارے لیے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے پانی اتار کر اس سے پھل پیدا کر کے تمہیں روزی دی، خبر دار باوجود جاننے کے اللہ کے شریک مقرر نہ کرو"

﴿قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِيْ سُنْۢبُلِهٖٓ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا

[1] ۔ ابراھیم، 24:14
[2] ۔ الحج، 5:22
[3] ۔ البقرۃ، 22:2

تَأْكُلُوْنَ﴾[1]

"یوسف نے جواب دیا کہ تم سات سال تک پے در پے لگاتار حسب عادت غلہ بویا کرنا، اور فصل کاٹ کر اسے بالیوں سمیت ہی رہنے دینا سوائے اپنے کھانے کی تھوڑی سی مقدار کے۔"

## پودوں اور پھلوں میں نر اور مادہ کا فرق

زمانہ قدیم میں بنی نوع انسان اس بات سے ناآشنا تھی کہ پودوں اور پھلوں میں بھی نر اور مادہ کا فرق پایا جاتا ہے۔ علم نباتات نے آج ہم پر یہ بات واضح کر دی ہے کہ ہر پودے اور پھل میں نر اور مادہ کی جنس پائی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ یک جنسی پودے میں بھی نمایاں طور پر نر اور مادہ کا فرق پایا جاتا ہے۔ اس چیز کو قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے درج ذیل آیات میں بیان کیا ہے:

## نباتات کے متعلق نر اور مادہ کی قرآنی آیات

﴿وَأَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ﴾[2]

"اور ہم نے ایسی ہوائیں چلائیں جو غبار منویہ سے لدی ہوئی تھیں۔"

اہل مغرب اور تحقیق کرنے والے اداروں نے نر اور مادہ کے متعلق جو تحقیق کی ہے وہ بعد میں آئی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے چودہ سو سال پہلے اس بات کو بیان کر دیا تھا۔

﴿الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ مَهْدًا وَسَلَكَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْ نَبَاتٍ شَتَّى﴾[3]

"خدا وہ ہے جس نے زمین کو تمہارے لیے فرش بنادیا، اور تمھارے لیے اس میں راستے بنائے، اور آسمان سے پانی برسایا، اور اس میں سے نباتات کے مختلف جوڑے نکالے۔"

ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا: ہم نے تمام پھلوں کے جوڑے پیدا فرمائے یعنی ان میں ایک نر اور ایک مادہ ہے۔ جس وجہ سے ان کی نسل مزید بڑھتی ہے۔

---

[1] ۔یوسف،47:12

[2] ۔الحجر22:15

[3] ۔طہ 20:53

﴿وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ جَعَلَ فِيهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ﴾ [1]

"اُسی نے ہر طرح کے پھلوں کے جوڑے پیدا کیے ہیں اور وہی دن پر رات طاری کرتا ہے۔ ان ساری چیزوں میں بڑی نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لیے جو غور و فکر سے کام لیتے ہیں۔"

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ایک مقام پر یوں بیان فرمایا ہے۔

﴿وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾ [2]

"اور ہر چیز کے ہم نے جوڑے پیدا کر دیے شاید تم (ان سے) سبق حاصل کرو"

اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں کے جوڑے پیدا فرمائے ہیں اس حقیقت کا اظہار ان الفاظ سے فرماتا ہے:

﴿سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ الْأَرْضُ وَمِنْ أَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ" [3]

"پاک ہے وہ ذات جس نے جملہ اقسام کے جوڑے پیدا کیے خواہ وہ زمین کی نباتات میں سے ہوں یا خود اِن کی اپنی جنس (یعنی نوعِ انسانی) میں سے یا اُن اشیا میں سے جن کو یہ جانتے تک نہیں ہیں"

مولانا عبد الرحمان کیلانی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ " زوج کا لفظ عربی میں تین معنوں میں آتا ہے:

(1) متضاد اشیا جیسے دن اور رات، دھوپ اور سایہ، روشنی اور تاریکی، سیاہی اور سفیدی، خوشی اور رنج، خوشحالی اور تنگدستی وغیرہ۔

(2) ہم مثل اشیا کے لیے جیسے پاؤں کے دونوں جوتے ایک دوسرے کا زوج ہیں۔ اسی طرح ہر دور کے مشرک ایک دوسرے کا زوج ہیں۔ ایک ہی نوعیت کے مجرم ایک دوسرے کا زوج ہیں۔

(3) "نر و مادہ کے لیے مثلاً خاوند بیوی کا زوج ہے، بیوی خاوند کی زوج ہے۔ ہر نر مادہ کا زوج ہے اور ہر مادہ نر کا زوج ہے۔ اور اس آیت میں غالباً اسی قسم کے زوج مراد ہیں۔ جانداروں میں ایک دوسرے کا زوج تو سب کے

---

[1]۔ الرعد، 13:03

[2]۔ الذاریات، 51:49

[3]۔ یٰسین، 36:36

مشاہدہ میں آچکا ہے۔ نباتات میں بھی یہ سلسلہ قائم ہے۔ باربردار ہوائیں نر درختوں کا تخم مادہ درختوں پر ڈال دیتی ہیں تو تب ہی ان میں پھل لگتا اور پکتا ہے اور جدید تحقیق کے مطابق یہ سلسلہ جمادات میں بھی پایا جاتا ہے۔ بجلی کا مثبت اور منفی ہونا یا ایک حقیر سے ذرے (یعنی ایٹم) میں الیکٹرون اور پروٹون کا مثبت اور منفی ہونا انسان کے علم میں آچکا ہے۔ مقناطیس میں بھی مثبت اور منفی سرے ہوتے ہیں۔ اور جمادات تو کیا ہر چیز ذرات ہی کا مجموعہ ہوتی ہے۔ اس نر و مادہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ سلسلہ چلایا کہ ان دونوں کے ملاپ سے ایک تیسری چیز وجود میں آتی ہے جس میں بعض دفعہ تو اصل نر اور مادہ کے کچھ کچھ خواص موجود ہوتے ہیں اور بعض دفعہ یہ تیسری چیز ایسی چیز پیدا ہوتی ہے جس کے خواص پہلی دونوں چیزوں سے بالکل جداگانہ ہوتے ہیں اور اسی چیز کا نام کیمیا یا کیمسٹری ہے۔ انسان کا علم جس حد تک پہنچ چکا ہے وہ بہرحال محدود ہے۔ جبکہ وحی الٰہی پورا علم ہے جس میں یہ خبر دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے جوڑے پیدا کیے ہیں اور ان میں غور کرنے سے انسان کو اللہ کی قدرت کاملہ سے متعلق بہت سے سبق ملتے اور اس کی معرفت حاصل ہوتی ہے"[1]

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ عالم نباتات میں افزائش نسل کے دو طریقے ہیں' ایک جنسی دوسرا غیر جنسی۔ ان میں صرف پہلا طریقہ ایسا ہے جو افزائش نسل کی اصطلاح کا فی الحقیقت مستحق ہے کیونکہ اسی کے ذریعے ایک ایسے حیاتیاتی عمل کا تعین ہوتا ہے جس کا مقصد اس پودے کے مقابلہ میں جس سے یہ نیا پودا پیدا ہوا ہے ایک جدید منفرد وجود کا حامل ہونا ہے۔

غیر جنسی افزائش نسل بالکل سادہ طریقہ پر تعداد میں اضافہ کا نام ہے۔ یہ ایک نامیاتی وجود کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے کے نتیجہ میں ظہور پذیر ہوتا ہے جو اصل پودے سے جدا ہو گیا ہو اور اس طریقہ سے ترقی پا گیا ہو کہ وہ پھر اسی پودے کے مطابق ہو جائے جس سے وہ نکلا تھا۔ مونڈ اور ہینگنز کے نزدیک یہ بالیدگی کی ایک مخصوص کیفیت ہے۔ اس کی ایک سادہ سی مثال قلم لینا ہے۔ کسی پودے سے قلم لے کر اس کو موزوں پانی میں نم مٹی کے اندر لگا دیا جاتا ہے اور نئی جڑیں نکل آنے سے وہ پھر جم جاتا ہے۔ بعض پودوں کے نامیاتی اجزا خصوصیت سے اسی مقصد کے لیے وضع ہوتے ہیں۔ لیکن کچھ ایسے ہوتے ہیں جن میں کلے پھوٹتے ہیں اور ان کا عمل وہی تخم جیسا

---

[1]۔ تیسیر القرآن، جلد چہارم، الذاریات، حاشیہ 43

ہوتا ہے(یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ تخم جنسی افزائش نسل کے عمل کے نتائج ہیں)۔عالم نباتات میں جنسی افزائش نسل ایک ہی پودے پر نر اور مادہ کے ملاپ سے جنسی تشکیل کے ذریعے عمل میں آتی ہے یا جدا گانہ پودوں پر ہوا کے ذریعے وقوع پذیر ہوتی ہے۔ اسی بات کا تذکرہ قرآن میں کیا گیا ہے۔ایک اور آیت کریمہ میں ارشاد ہوتا ہے:

"اللہ تعالیٰ نے بغیر ستونوں کے آسمانوں کو بنایا جو نظر آتے ہیں اور زمین پر اس نے پہاڑوں کو پیوست کر دیا کہ وہ تمہیں لیکر کہیں جھک نہ جائیں اس نے زمین پر ہر طرح کے جانور پھیلا دئے اور آسمانوں سے پانی برسادیا اور زمین سے ہر قسم کی چیزیں اگائیں"

ایک اور مقام پر فرمایا :

﴿وَهُوَ الَّذِي مَدَّ الْأَرْضَ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْهَارًا وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ جَعَلَ فِيهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ﴾[1]

"اور وہی ہے جس نے زمین کو پھیلایا اور اس میں پہاڑ اور ندیاں بنائیں اور اس نے ہر طرح کے پھلوں کے زوج پیدا کیے، وہ رات کو دن پر اوڑھا دیتا ہے، بلاشبہ اس میں ان لوگوں کے لیے ضرور بہت سی نشانیاں ہیں جو غور و فکر کرتے ہیں"

ہمیں معلوم ہے کہ پھل ان اعلیٰ درجہ کے پودوں کی افزائش نسل کے عمل میں آخری حاصل ہے جن کا نظام انتہائی ترقی یافتہ اور پیچیدہ ہے۔ پھل سے قبل کا درجہ پھول کا ہے جس میں نر اور مادہ دونوں کے اعضا(حاصل زر اور بیضہ) ہوتے ہیں۔ آخر الذکر میں اگر ایک مرتبہ تخم اُگ گیا تو وہ گویا بارآور ہو جاتا ہے جو اپنی باری سے بڑھتا اور تخم پیدا کرتا ہے۔ لہٰذا تمام پھل نر اور مادہ کے اعضا کے وجود پر دلالت کرتے ہیں، قرآن میں بیان کردہ آیت کا یہی مفہوم ہے۔

تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ بعض اقسام میں غیر بارآور پھولوں سے بھی پھل پیدا ہو سکتا ہے مثلاً کیلا، کئی قسم کے اناناس، انجیر، سنگترے اور انگور' اس کے باوجود وہ ان پودوں سے حاصل ہو سکتے ہیں جن میں واضح طور پر جنسی خصوصیات ہوتی ہیں۔

---

[1] ۔الرعد 13:03

افزائش نسل کے عمل کی آخری شکل تخم کے نمونہ کے ساتھ اس وقت ظاہر ہوتی ہے جب ایک دفعہ اس کا بیرونی خول پھٹ جاتا ہے (بعض اوقات یہ تخم ایک گٹھلی میں بند ہوتا ہے)۔اس طرح پھٹنے سے جڑیں باہر نکل آتی ہیں جو مٹی سے وہ تمام چیزیں جذب کر لیتی ہیں جو پودے کی سست رفتار زندگی کے لیے ایک تخم کی حیثیت سے ضروری ہوتی ہیں جب کہ یہ تخم بڑھتا اور ایک نئے پودے کو جنم دیتا ہے۔ قرآن مجید کی ایک آیت نمو کے اس عمل کو اس طرح بیان کرتی ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوَى يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ﴾[1]

"(دیکھو،) یہ اللہ ہی (کی کارفرمائی) ہے کہ وہ (بیج کے) دانے اور گٹھلی کو (جو زمین میں ڈال دی جاتی ہے) شق کر دیتا ہے (اور اس سے پھلنے پھولنے والا درخت پیدا ہو جاتا ہے)۔ وہی زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور وہی مردہ کو زندہ سے تخریج کرنے والا ہے۔ یہی تو تمہارا اللہ ہے، پھر تم کہاں الٹے پھرے جارہے ہو"

قرآن کریم اکثر عالم نباتات میں ایک جوڑے کے ان اجزائے ترکیبی کے وجود کا اظہار کرتا ہے اور ایک عمومی سلسلہ احکام کے تحت غیر مفصل طور پر ایک جوڑے (زوج) کا تصور پیش کر دیتا ہے۔ایک اور جگہ فرمان الٰہی ہے:

﴿سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ الْأَرْضُ وَمِنْ أَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ﴾[2]

"پاک ہے وہ ذات جس نے ہر چیز کے جوڑے پیدا کیے اور خواہ خود ان کے نفوس ہوں خواہ وہ چیزیں ہوں جنہیں یہ جانتے بھی نہیں"

## پودے لگانے والے کے فضائل

پودے لگانے والے کے لیے آنحضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے جو فضائل بیان ہوئے ہیں ان میں دنیاوی فوائد کے ساتھ

---

[1]۔ الانعام 06:95

[2]۔ یٰس۔36:36

ساتھ آخرت میں جزائے خیر کی خوشخبری سنائی گئی ہے، جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

" عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا إِلَّا كَانَ مَا أُكِلَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةً وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ مِنْهُ "[1]

"کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا پودا لگانے والا کوئی ایسا مسلمان نہیں اور کھیتی کرنے والا کہ اس سے درندے یا پرندے یا اور کوئی کھائے مگر یہ کہ اس میں اس لگانے والے کے لیے ثواب ہو گا۔

ایک اور روایت میں ہے:

"عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أُمِّ مُبَشِّرٍ الْأَنْصَارِيَّةِ فِي نَخْلٍ لَهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَرَسَ هَذَا النَّخْلَ أَمُسْلِمٌ أَمْ كَافِرٌ فَقَالَتْ بَلْ مُسْلِمٌ فَقَالَ لَا يَغْرِسُ مُسْلِمٌ غَرْسًا وَلَا يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَلَا دَابَّةٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ"[2]

"حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ام مبشر انصاریہ (رض) کے پاس اس کے باغ میں تشریف لے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا یہ باغ مسلمان نے لگایا ہے یا کافر نے؟ تو اس نے کہا مسلمانوں نے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں جو کوئی پودا لگائے یا کھیتی کاشت کرے اور اس سے انسان یا جانور یا کوئی بھی کھائے تو اس کے لیے صدقہ کا ثواب ہو گا"

پودے روئے زمین کا حسن ہی نہیں بلکہ زمین کی ہر چیز کو فطرتی حسن و نکھار سے مزین کرتے ہیں اگر زمین پر پودے نہ ہوتے تو ہماری یہ دنیا مانند گرد و غبار' دہشت و وحشت، اجاڑ و بیابان خطہ سے زیادہ کچھ نہ ہوتی۔ نہ یہاں سبزے کی ہریالی ہوتی نہ فضاؤں میں مہک، گلہائے رنگ برنگ کی کونپلیں رکھتیں۔ بلکہ ہر طرف خاک اڑ رہی

---

[1]۔القشيري النيسابوري، مسلم بن الحجاج أبو الحسن، المسند الصحيح المختصر بنقل العدل عن العدل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم، المحقق: محمد فؤاد عبد الباقي، دار إحياء التراث العربي – بيروت، كِتَابُ الطَّلَاقِ، بَابُ فَضْلِالْغَرْسِ وَالزَّرْعِ،رقم الحديث، 1552

[2]۔المسند الصحيح المختصر بنقل العدل عن العدل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم، المحقق: محمد فؤاد عبد

الباقي، دار إحياء التراث العربي – بيروت، كِتَابُ الطَّلَاقِ، بَابُ فَضْلِ الْغَرْسِ وَالزَّرْعِ،رقم الحديث، 8 - (1552)

ہوتی۔ جب پودے اور ہریالی ہی نہ ہوتی تو خوبصورت پرندوں کی پیاری پیاری آوازیں ہمیں کہاں سے سنائی دیتی؟

پودے ہمیں تازہ آکسیجن ہی فراہم نہیں کرتے بلکہ ہماری زندگی کی بنیادی ضرورتیں انہی پودوں اور درختوں کے ذریعے حاصل ہوتی ہیں۔ جلانے کے لیے ایندھن ہو یا ضروریات کے لیے لکڑی کا حصول کھانے کے لیے قسم قسم کے مزیدار پھل' ماحول کو مزین کرتے پھول' پودوں سے کشید کردہ نباتاتی اجزا' حتیٰ کہ جانوروں کی خوراک کے لیے چارے کا حصول' ان سب کے لیے حضرت انسان کا انحصار کلیتاً پودوں پر ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ اگر زمین پر پودے نہ ہوتے تو انسان کا دنیا میں رہنا انتہائی دشوار اور تکلیف دہ ہوتا۔ یہاں سانس لینا دشوار ہو جاتا۔

پودے نہ صرف ماحول کو آلودگی سے بچاتے ہیں بلکہ آکسیجن پیدا کر کے فضا کو مضر مادوں سے بھی پاک کرتے ہیں اسی لیے پودوں کو "زمین کے پھیپھڑے" کہا جاتا ہے۔ پودے قدرت کا حسین تحفہ ہیں۔ ان کے ذریعے ہمیں جسمانی آسائشوں کے ساتھ ساتھ ذہنی فرحت و انبساط اور سکون حاصل ہوتا ہے۔ پودے انسانی زندگی کے لیے لازم و ملزوم ہیں۔ گرمیوں میں درختوں کی ٹھنڈی چھاؤں' ماں کی آغوش کی طرح لوگوں کو سکون پہنچاتی ہے، قرآن میں ہے:

﴿الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾[1]

"جو لوگ اللہ کا ذکر کرتے ہیں کھڑے ہو کر اور پہلوؤں کے بل اور زمین و آسمانکی تخلیق کے بارے میں غور و فکر کرتے ہیں اور کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار تو نے یہ بے کار پیدا نہیں کیا ہے"

شجر کاری، باغات کو اور جنگلات کی اہمیت و ضرورت اس وقت اور بھی بڑھ جاتی ہے، جب چاروں طرف آلودگی بسیرا ڈالے ہو، صاف و شفاف ہوا کے لیے جسم ترستا ہو، اور زہر آلود ہوائیں نسل انسانی کو گھن کی طرح کھا رہی ہوں۔ دور جدید کی سائنس و ٹیکنالوجی نے جہاں انسان کی سہولت و آسانی کے لیے لامحدود و اَن گنت وسائل مہیا کیے ہیں، زندگی کے مختلف شعبہ جات میں انسان کو بام عروج پر پہنچا دیا ہے، وہیں اس کے لیے مختلف بیماریوں اور آفات کے سامان بھی فراہم کر دیے ہیں۔ صنعتی ترقی کے اس دور میں ہر طرف آلودگی چھائی ہوئی

[1]۔ آل عمران، 3:191

ہے۔ ہوا، پانی اور زمین پر دیگر حیاتیات اپنی خصوصیات کھو رہی ہیں۔ جس کی وجہ سے عالمی حدت (Global Warming) کا مسئلہ پیدا ہو گیا ہے۔ فضائی آلودگی، آبی آلودگی، زمینی آلودگی، صوتی آلودگی، سمندری آلودگی، شعاعی آلودگی روز بروز بڑھتی جارہی ہے۔ تیزی سے فیکٹریاں، سڑکوں پر گاڑیوں کی لمبی قطاریں، فضائی اور بحری جہازوں کا دھواں، مختلف صنعتوں کے فضلات سے مسئلہ مزید پیچیدہ ہوتا چلاجارہا ہے۔ اس صورتِ حال میں سرسبز پودے، گھنے باغات اور جنگلات کی اہمیت وضرورت شدت سے بڑھ جاتی ہے کیوں کہ اللہ نے مخلوقات اور دیگر مظاہرِ کائنات کی تخلیق کو اس طرح مربوط کیا ہے کہ یہ سلسلہ بغیر کسی رکاوٹ کے جاری چلا آرہا ہے۔ چنانچہ انسان کو زندہ رہنے کے لیے آکسیجن کی ضرورت ہے جس کا منبع نباتات ہیں، جب کہ نباتات ،انسان اور دیگر مخلوقات سے نکلنے والی کاربن ڈائی آکسائڈ کو اپنی خوراک کے طور پر استعمال کرتی ہیں۔ اسی طرح اللہ نے انسان کو نباتات کے پھلنے پھولنے کا ذریعہ بنایا ہے، جس کی وجہ سے فضا میں توازن قائم ہے۔ لیکن اگر اس میں کسی طرح کی مداخلت کی جائے تو توازن میں خلل پیدا ہو جاتا ہے اور اس کے براہِ راست نقصانات انسانوں اور دیگر مخلوقات کو بھگتنا پڑتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے"

﴿إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ﴾[1]

"ہم نے ہر چیز ایک تقدیر کے ساتھ پیدا کی"

لیکن افسوس ہے کہ جہاں فضائی آلودگی اپنے پَر پھیلاتی جارہی ہے وہیں اس کے علاج کی دوا، یعنی جنگلات کی کٹائی انسان کی خود غرضی ومفاد پرستی کی تلوار سے بڑی بے دردی سے جاری ہے۔ اور صورت حال بھی یہی بتاتی ہے کہ جنگلات کی بے رحمی سے کٹائی ہمیں ۲۰۸۵ء تک سدابہار درختوں سے محروم کر دے گی۔ اقوام متحدہ کے جائزے کے مطابق ہر سال تقریباً تیرہ ملین ہیکٹر رقبے پر پھیلے جنگلات کا صفایا ہو رہا ہے، جب کہ سائنس داں حضرات کے نزدیک دورِ حاضر کا سب سے بڑا خطرہ تیزی سے جنگلات کا خاتمہ ہے کیوں کہ ایسی صورت حال میں سیلاب، آندھی اور طوفان اور دیگر آفات کا آنا لازمی ہے اور انسان مہلک امراض کا شکار ہونے لگے ہیں۔

بڑے قصبوں میں ماحول کی آلودگی کے پیچیدہ مسئلے، گاڑیوں اور کارخانوں وغیرہ کے دھوئیں اور زہریلی گیسوں کی

---

[1]۔ القمر، 49:54

فضا میں شمولیت سے انسانی صحت کے لیے سنگین خطرات پیدا ہو چکے ہیں۔ اس مسئلے کا بہترین حل یہ ہے کہ ملک بھر میں اور بالخصوص شہروں میں بکثرت درخت لگائے جائیں۔ ان سے شہروں کے درجۂ حرارت میں کمی ہو گی اور فضا بھی صاف رہے گی۔ ماحولیات اور نباتات کے ماہر ڈاکٹر ایس کے جین کے مطابق ایک اوسط سائز کا درخت دو خاندانوں سے خارج شدہ کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس کو جذب کر کے ہوا میں کافی آکسیجن پیدا کر دیتا ہے۔ اس کے علاوہ درخت دن میں کافی رطوبت ہوا میں شامل کرتے ہیں، جس سے درجۂ حرارت کم اور ماحول خوش گوار ہو جاتا ہے۔ بڑے بڑے سر سبز و شاداب علاقے بڑے شہروں اور صنعتی علاقوں کی ہوا میں شامل ۷۰ فی صد سلفر ڈائی آکسائیڈ اور نائٹرک ایسڈ کو جذب کر لیتے ہیں۔

'ناسا' کی تحقیق کے مطابق چھوٹے پودوں کے گلدستے گھر میں رکھنے سے اندرونی فضا صاف ہوتی رہتی ہے۔ تحقیق کے مطابق آلودگی ہمارے گھروں میں مختلف ذرائع سے پھیلتی ہے۔ ان میں سگریٹ، گیس سے چلنے والے آلات، مصنوعی ریشے سے بنے ہوئے کپڑے، قالین، پردے ریفریجریٹر وغیرہ بھی کمرے کی ہوا کو آلودہ کرتے ہیں۔ ان سے کمرے کی ہوا میں نائٹروجن اور کاربن ڈائی آکسائیڈ جیسی گیسوں کا تناسب بڑھ جاتا ہے۔ تجربات سے ثابت ہوا ہے، ایسے کمروں میں اسپائڈر پلانٹ نامی پودوں کے گملے رکھنے سے ۲۴ گھنٹوں کے اندر اندر ہوا میں ان گیسوں کے تناسب میں زبردست کمی آ جاتی ہے۔ ایک اوسط گھر میں آلودگی سے بچاؤ کے لیے ایسے ۸ سے ۱۵ پودوں کی موجودگی ضروری ہے اور پودوں کے مقابلے میں اسپائڈر پلانٹ زیادہ موثر پودے ثابت ہوئے ہیں۔ پودے اور نباتات صرف فضا کو صاف نہیں رکھتے بلکہ جسم و ذہن کے لیے بھی نہایت مفید ہیں۔ ماہرین کے مطابق ایک گھنٹہ باغ بانی کر کے جسم کے ۳۴۵ حرارے جلائے جاسکتے ہیں۔ اس محنت سے ہڈیوں کو مضبوطی ملتی ہے اور ذہن پر بھی اس سے اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ذہنی دباؤ کم ہوتا ہے اور دیگر ذہنی الجھنوں سے چھٹکارا ملتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کئی مغربی ممالک میں ذہنی و جسمانی مریضوں کے علاج کے لیے باغبانی اور شجر کاری سے بھی مدد لی جاتی ہے۔ کچھ لوگوں نے تو دفتر سے لوٹنے کے بعد باغبانی کو اپنا معمول بنالیا ہے۔

## قرآن مجید اور نباتات

موجودہ سائنس شجر کاری کی جس اہمیت و افادیت کی تحقیق کر رہی ہے، قرآن و احادیث نے چودہ سو سال قبل ہی آگاہ کر دیا تھا۔ قرآن کریم میں مختلف حوالے سے شجر (درخت) کا ذکر آیا ہے۔ ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے اپنی

رحمت قرار دیتے ہوئے اس کا ذکر اس طرح کیا۔

﴿هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لَكُمْ مِنْهُ شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ يُنْبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُونَ وَالنَّخِيلَ وَالْأَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ﴾ [1]

" وہی تمھارے فائدے کے لیے آسمان سے پانی برساتا ہے جسے تم پیتے بھی ہو اور اسی سے اُگے ہوئے درختوں کو تم اپنے جانوروں کو چراتے ہو۔ اسی سے وہ تمھارے لیے کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل اُگاتا ہے۔ بے شک ان لوگوں کے لیے تو اس میں بڑی نشانی ہے جو غور و فکر کرتے ہیں۔ ان آیات میں درختوں کو چوپایوں کی غذا اور انسانوں کی ضرورت بتایا ہے۔ ایک جگہ درختوں اور پودوں کے فوائد اس طرح بیان کیے گئے ہیں "

﴿وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ أَنِ اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ﴾[2]

"آپ کے ربّ نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ پہاڑوں میں درختوں اور لوگوں کی بنائی ہوئی اونچی ٹٹیوں میں اپنے گھر (چھتے) بنا۔ (اللہ نے درخت کا ذکر آگ کے حوالے سے کیا ہے"

﴿الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ مِنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا أَنْتُمْ مِنْهُ تُوقِدُونَ﴾[3]

"وہی تو ہے جس نے تمہارے لیے ہرے درختوں، آگ کو پیدا کیا جسے تم سلگاتے ہو"

ایک جگہ شجر مبارکہ کے طور پر ذکر کیا گیا۔

﴿اللَّهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَا

---

[1] النحل، 16:10-118

[2]۔ النحل، 16:68

[3]۔ یٰسین۔ 36:80

شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُورٌ عَلَى نُورٍ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾[1]

"اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے اس کے نور کی مثال یوں ہے جیسے ایک طاق میں چراغ رکھا ہوا ہو۔ چراغ ایک فانوس میں ہو۔ فانوس موتی کی طرح چمکتا ہو اتارا ہو اور چراغ زیتون کے ایسے مبارک درخت کے تیل سے روشن کیا گیا ہو۔ جو نہ شرقی ہو نہ غربی جس کا تیل اپنے آپ ہی بھڑک اٹھتا ہو چاہے آگ اس کو نہ لگے اللہ جس کی چاہتا ہے اپنے نور کی طرف رہنمائی فرماتا ہے وہ مثالوں سے لوگوں کو سمجھاتا ہے اور وہ ہر چیز سے خوب واقف ہے۔"

ایک جگہ تمام مظاہرِ قدرت کو آرائش کائنات قرار دیا گیا ہے

﴿إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ زِينَةً لَهَا لِنَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا﴾[2]

"روئے زمین پر جو کچھ ہے ہم نے اسے زمین کی رونق کا باعث بنایا ہے کہ ہم انھیں آزمالیں کہ ان میں سے کون نیک اعمال والا ہے"

جو لوگ کھیتی باڑی کو برباد کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو فسادی کہا ہے اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے نسل اور کھیتی باڑی کو تباہ کرنے والوں کی مذمت کی ہے

﴿وَإِذَا تَوَلَّى سَعَى فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ﴾[3]

"اور جب وہ واپس لوٹ کر جاتا ہے تو فساد برپا کرتا ہے کھیتی اور نسل کی بربادی کی کوشش کرتا ہے اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے ہیں۔"

## شجر کاری احادیث میں

احادیث نبویہؐ میں شجر کاری کے حوالے سے صریح ہدایات موجود ہیں۔ ایک روایت میں شجر کاری کو صدقہ

---

[1] النور، 24:35

[2] ۔ الکہف، 7:18

[3] ۔ البقرۃ، 205:2

قرار دیتے ہوئے آپؐ نے فرمایا:

"جو مسلمان درخت لگائے یا کھیتی کرے اور اس میں پرندے، انسان اور جانور کھالیں تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے جو مسلمان پودا لگاتا ہے اور اس سے انسان، چوپائے یا پرندے کھالیں تو یہ اس کے لیے قیامت تک کے لیے صدقہ ہے"[1]

ایک اور حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" إِنْ قَامَتْ عَلَى أَحَدِكُمُ الْقِيَامَةُ، وَفِي يَدِهِ فَسِيلَةٌ فَلْيَغْرِسْهَا "[2]

"اگر قیامت قائم ہو رہی ہو اور تم میں سے کسی کے ہاتھ میں قلم ہو اور وہ اس بات پر قادر ہو کہ قیامت قائم ہونے سے پہلے وہ اسے لگالے گا تو ضرور لگائے۔"

یہی وجہ ہے کہ آپؐ نے درخت وغیرہ جس سے لوگوں کو فائدہ پہنچتا ہے، کاٹنے یا برباد کرنے سے سختی سے منع کیا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت جنگ میں بھی قطع شجر کو ممنوع قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ لشکر کی روانگی کے وقت دیگر ہدایات کے ساتھ ایک ہدایت یہ بھی فرماتے تھے کہ کھیتیوں کو نہ جلایا جائے اور کسی پھل دار درخت کو نہ کاٹا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں نے اپنے دورِ اقتدار میں باغبانی اور شجر کاری میں گہری دلچسپی لیتے تھے، اسے علوم وفنون کی شکل دی اور دنیا میں فروغ دیا۔[3]

مذکورہ بالا بیان سے بہت حد تک یہ بات واضح ہو گئی کہ اسلام میں درختوں کے کاٹنے اور انہیں تباہ کرنے کے حوالے سے سخت ممانعت آئی ہے حتیٰ کہ حالت جنگ جس میں انسانوں کو بے دردی کے ساتھ قتل کیا جاتا ہے ایسے ماحول میں بھلا دوسرے امور کا کب خیال کیا جاتا ہے لیکن اس حالت میں بھی اسلام نے درختوں، پودوں

---

[1]۔صحيح البخاري، كِتَاب الْمُزَارَعَةِ، بَابُ فَضْلِ الزَّرْعِ وَالغَرْسِ إِذَا أُكِلَ مِنْهُ،رقم الحديث،2320

[2]۔ أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني،مسند الإمام أحمد بن حنبل،المحقق: شعيب الأرنؤوط - عادل مرشد، وآخرون مؤسسة الرسالة،الطبعة: الأولى، 1421 هـ - 2001 م،رقم الحديث،12902

[3]۔سنن أبي داود،كِتَاب الْأَدَبِ،بَابٌ فِي قَطْعِ السِّدْرِ،رقم الحديث،5239

اور کھیتوں کو کاٹنے اور جلانے سے منع کیا اور درختوں کی کٹائی کی ممانعت کیوں نہ ہو، جب کہ درختوں اور پودوں کا نظام آسمان سے پانی برسنے کا سبب بنتا ہے، درختوں سے کائنات کا حسن دوبالا ہو جاتا ہے۔، درخت جانداروں کو آکسیجن فراہم کرتے ہیں، درختوں سے ہواؤں کی رفتار میں توازن اور اعتدال پیدا ہوتا ہے، نیز ان سے درجہ حرارت میں تخفیف ہوتی ہے، انسانوں کے فضلات، صنعتی کارخانوں اور موٹر گاڑیوں سے نکلنے والے فضلات اور دھواں جو ماحولیات اور فضاؤں کو بہت متاثر کرتے ہیں، انسانی جسم و صحت کے حق میں غیر معمولی ضرر رساں ہوتے ہیں، ان آلودگیوں سے ہمیں بچانے میں ان درختوں کا رول بہت اہم ہوتا ہے۔ اسلام نے ان سارے فوائد کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے ماننے والوں کو شجر کاری کا حکم دیا تاکہ معاشرے کی فضا صاف وشفاف اور تازگی بخش ہو۔ یہاں تک نباتات کے اجزاء کا ذکر ہے ان کے طبی اور کیمیائی فائدے تو زمانہ قدیم میں ہی ظاہر ہو گئے تھے، لیکن اب جدید ریسرچ کے بعد تو وہ ہماری صحت اور دواؤں کا حصہ بن چکے ہیں۔

## نباتات کا سننا اور ایک دوسرے سے رابطہ رکھنا

نباتات کے ماہرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ پودے سنتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے سے رابطہ بھی کرتے ہیں لیکن اپنے مقام سے دوسرے مقام پر نہیں جاسکتے، نقل مقانی کے معاملہ میں معذور ہیں۔

"نباتات یا پودے ایسے جانداروں کو کہا جاتا ہے کہ جو تنقل (حیوانات کی طرح اپنے مقام سے انتقال) نہیں کرتے۔ماہر نباتات "ڈیوڈ ایٹن برا پنی کتاب {The Private Life of Plants} پودوں کی نجی زندگی کے متعلق لکھتے ہیں:

> "پودے دیکھ سکتے ہیں۔ وہ سن سکتے ہیں اور ایک دوسرے رابطہ رکھتے ہیں۔ وہ ہلکا سا چھونے پر رد عمل ظاہر کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور حیران کن درستی کی حد تک وقت کا حساب رکھتے ہیں"[1]

محققین نے ایف ڈی اے کی منظور کردہ تین ادویات، جن میں تین ادویات ریمیڈ سیور اسکوائناویرا اور ڈار نوویر کے ساتھ دو قدرتی مرکبات فلیون اور کویومارین ڈریوسٹیوز کو کووڈ19 کے علاج کے حوالے سے اہم قرار دیا

---

[1] -https://ur.wikipedia.org

ہے۔ فلیون ایسا مرکب ہے جو سرخ، جامنی رنگ کے پھلوں اور سبزیوں کے علاوہ مختلف نباتات میں پایا جاتا ہے۔[1] کرونا کے لیے ڈاکٹر حضرات دیسی جڑی بوٹیاں اور نباتات کے استعمال اور ان کا قہوہ استعمال کرنے کی بہت ترغیب دیتے رہے ہیں۔

## نتیجۂ بحث

نباتات کے فوائد صرف یہی نہیں ہیں کہ وہ ہمیں آکسیجن فراہم کرتے ہیں، بلکہ یہ درجۂ حرارت کو اعتدال و توازن بخشتے ہیں، فضائی جراثیم کو اپنے اندر جذب کر لیتے ہیں، نیز انسانوں اور حیوانات کی غذائی ضروریات فراہم کرتی ہیں۔ چرند، پرند اور متعدد حیوانات کا مسکن بھی یہ درخت ہیں۔ ادویات کا مخزن ہیں، دھوپ میں سایہ، اور سب سے بڑی بات یہ کہ آگ کا وجود بھی ہیں۔ خوش آئند بات یہ ہے کہ اب شجر کاری اور اس کے تحفظ کے لیے آوازیں بلند ہو رہی ہیں، کمیٹیاں تشکیل دی جا رہی ہیں، اور عملی اقدام بھی جاری ہیں۔ گلوبل وارمنگ، ماحولیاتی آلودگی اور حیاتیات کی بقا میں نباتات کا کردار کلیدی اہمیت کا حامل ہے۔

[1] -dawnnews.tv/news/1129419